ادبیات میں تنقید اور اس کا فائدہ

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

ادبیات میں تنقید اور اس کا فائدہ:

حاصل یہ ہے کہ نقد کلام میں اس کے ردی اور عمدہ پن کے مابین تمیز کرنا ہے، اس کلام کا صحیح صحیح اندازہ لگانا ہے، اس کی قیمت، درجہ اور حیثیت کو پرکھنا اور طے کرنا ہے۔ نیاز فتح پوری نے لکھا ہے:

> " ادبیات کے مطالعہ کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم چیز، جو نہ صرف اپنے ذوق وتسکین، بلکہ دوسروں کے نتائج فکر کی قیمت کا اندازہ کرنے کے لئے بھی ازبس ضروری ہے، اصولاً اس فن کو جاننا ہے جسے انگریزی میں Criticism کہتے ہیں، اس کا ماخذ یونانی لفظ ہے، جس کے معنی فیصلہ کرنے کے ہیں، اردو میں عام طور پر اس کا ترجمہ تنقید کیا جاتا ہے لیکن زیادہ صحیح نقد یا انتقاد ہے، جس کا مفہوم پرکھنا یا جانچنا ہے اور ہر وہ شخص جو یہ خدمت انجام دیتا ہے، اسے نقاد کہتے ہیں۔"[1]

ڈاکٹر نور الاسلام صدیقی کے مطابق تنقیدی مطالعے میں نقد و تبصرہ کا عنصر غالب اور نمایاں ہوتا ہے۔۔۔ نقد و تبصرہ محقق کی خصوصیات میں سے ہے، ایک اسکالر (محقق) اگر کسی مصنف کی تصنیف، اس کے قول یا اس کے کسی کلام پر (نثر ہو یا نظم) علم و تحقیق کی روشنی میں اپنی رائے پیش کرتا ہے، اس کی خوبیاں اور خامیاں گنواتا ہے اور اس کے محاسن و معائب کو پورے طور پر واضح کر دیتا ہے تو ہم اسی کو ادبی اصطلاح میں "نقد و تبصرہ" کہتے ہیں۔ ادبی تحقیق ہو یا تصحیح وتدوین متن دونوں میں تنقید و تبصرہ کی کارگزاری اپنا عمل جاری رکھتی ہے، اس طرح کسی ادبی شاہ پارے، کسی شاعر

---

[1] نیاز فتح پوری، تنقیدی نظریات، ص 50۔

کے مجموعہ کلام، کوئی تذکرہ یا کسی کتاب کے تنقیدی مطالعے سے یہ مطلب ہے کہ اس ادبی شہ پارہ، مجموعہ کلام، تذکرہ اور کتاب کا علم و تحقیق کی روشنی میں پورا پورا جائزہ لیا گیا ہے اور اسکالر نے اپنی پوری توجہ اور انہماک اس پر تنقید و تبصرہ کیا ہے، تنقید و تبصرہ کا بحیثیت مجموعی یہ فائدہ ہے کہ کوئی علمی تخلیق، صاف ستھری شکل میں اپنے جملہ محاسن و معائب کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوتی ہے اور ہم ایک نظر میں اس میں پیش کردہ حقائق و معارف اور اس کے مضامین کے ساتھ ساتھ اس کے محاسن و معائب سے باخبر ہو جاتے ہیں۔[2]

[2] ڈاکٹر نورالاسلام صدیقی، ریسرچ کیسے کریں؟ (نئی دہلی: شاد پبلی کیشنز، جامعہ نگر، 1990ء)، ص 11-12